
271



آیات نمبر 32 تا 44 میں ایک تمثیل کے ذریعہ ایک مومن اور مشرک کی ذہنیت کا فرق اور مشرکین کا انجام واضح کیا گیا ہے۔ مومن ہر نعمت کو اللہ کی عطا تصور کرتا ہے جبکہ مشرک اسے اپنی محنت کا پھل سمجھتا ہے

وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّ حَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّ جَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ؕ﴿۳۲﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان کے سامنے ان دو لوگوں کی مثال بیان کیجئے جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عطا کئے تھے اور ان باغوں کے چاروں طرف کھجور کے درخت لگا دئے تھے اور ان دونوں کے درمیان قابل کاشت زمین بنائی تھی كِلۡتَا الۡجَنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَ لَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔا ۙ وَّ فَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ ان دونوں باغوں میں بکثرت پھل پیدا ہوئے اور ان کی پیداوار میں کوئی کمی نہ رہی اور ہم نے ان دونوں کے درمیان ایک نہر بھی جاری کر دی تھی اور اس کے پاس ان باغوں کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ تب ایک دن اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں تم سے مالدار بھی زیادہ ہوں اور میرا خاندان بھی زیادہ عزت والا ہے وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ اور اسی دوران وہ اپنے باغ میں داخل ہوا لیکن اس حالت میں کہ وہ اس تکبر کی وجہ سے اپنے اوپر ظلم کر رہا تھا قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ﴿۳۵﴾ اور کہنے لگا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ بھی کبھی برباد ہو سکتا

ہے وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿۳۶﴾ اور نہ ہی میں یہ گمان کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو گی اور اگر مجھے کبھی اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میں یقیناً اس باغ سے بھی بہتر جگہ پاؤں گا

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ یہ سُن کر اس کا ساتھی جو اس سے گفتگو کر رہا تھا، کہنے لگا کہ کیا تم اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے تمہیں پہلے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور پھر تمہیں پورا آدمی بنا کر کھڑا کر دیا

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ لیکن میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا

اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿ۚ۳۹﴾ اگر تم مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتے بھی ہو

فَعَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يُّؤۡتِيَنِ خَيۡرًا مِّنۡ جَنَّتِكَ وَيُرۡسِلَ عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا ﴿ۙ۴۰﴾ تو میرے رب کی شان سے بعید نہیں کہ وہ تمہارے باغ سے بہتر باغ مجھے عطا فرما دے اور تمہارے باغ پر آسمان سے کوئی ایسی آفت نازل کر دے کہ وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے

اَوۡ يُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ یا اس کا پانی زمین میں اتنا گہرا چلا

جائے کہ تم اسے کسی طرح نہ نکال سکو وَ اُحِیۡطَ بِثَمَرِہٖ فَاَصۡبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیۡہِ عَلٰی مَاۤ اَنۡفَقَ فِیۡہَا وَ ہِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوۡشِہَا وَ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُشۡرِکۡ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ اور پھر ایک دن اس کے باغ کی پیداوار کو عذاب نے گھیر لیا اور وہ صبح اٹھا تو جو مال باغ لگانے پر خرچ کیا تھا اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور باغ کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے سہارے کی چھتریوں پر گرا ہوا تھا اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا وَ لَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ فِئَۃٌ یَّنۡصُرُوۡنَہٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ مَا کَانَ مُنۡتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ اور اللہ کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو اس کی مدد کر سکتی اور نہ وہ خود ہی اس آفت کا مقابلہ کر سکا ہُنَالِکَ الۡوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الۡحَقِّ ؕ ہُوَ خَیۡرٌ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ؑ اس سے ثابت ہوا کہ مدد کا اختیار صرف اللہ ہی کو حاصل ہے وہی بہتر انعام دینے والا ہے اور اس ہی کے ہاتھ میں بہتر انجام ہے رکوع[۵]